دوائی کے طور پر کسی جانور کا پیشاب پینا

مجیب: عبدہ المذنب محمد نوید چشتی عفی عنہ

فتوی نمبر: WAT-1327

تاریخ اجراء: 09جمادی الاخریٰ1444ھ/02جنوری2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

دوا کے طور پر اونٹ یا کسی اور جانور کا پیشاب پینا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ہمارے نزدیک علاج کے طور پر یا کسی دوسرے مقصد کے لیے کسی بھی جانور کا پیشاب پینا جائز نہیں، کیونکہ یہ ناپاک و حرام ہوتا ہے۔اور اس سے شفا بھی یقینی نہیں اور پھر اس کے متبادل حلال و جائز دوائیں عام طور پر موجود ہوتی ہیں۔

اور ایک روایت میں جو آیا ہے کہ ایک موقع پر بیمار افراد کو اونٹ کے پیشاب پینے کا حکم فرمایا گیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو بذریعہ وحی اس بات کا یقینی علم تھا کہ ان کا علاج اس میں ہے، اس لیے اجازت عطا فرمائی جبکہ ہمارے پاس یقینی علم کا کوئی ذریعہ نہیں۔اور یا پھر یہ روایت منسوخ ہے اس روایت کی وجہ سے کہ جس میں پیشاب سے بچنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔

مشکوۃ المصابیح میں حدیث پاک ہے کہ: "عن ابن عباس قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بقبرين فقال إنهما ليعذبان وما يعذبان في كبير أما أحدهما فكان لا يستتر من البول - وفي رواية لمسلم: لا يستنزه من البول - وأما الآخر فكان يمشي بالنميمة ثم أخذ جريدة رطبة فشقها نصفين ثم غرز في كل قبر واحدة قالوا يا رسول الله لم صنعت هذا قال لعله يخفف عنهما ما لم ييبسا" ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر گزرے تو فرمایا کہ یہ دونوں عذاب دیئے جارہے ہیں اور کسی بڑی چیز میں عذاب نہیں دیئے جارہے ان میں سے ایک تو پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور مسلم کی روایت میں ہے کہ پیشاب سے پرہیز نہ کرتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا پھرتا تھا، پھر آپ نے ایک ہری تر شاخ لی اور

اسے چیر کر دو حصے فرمائے پھر ہر قبر میں ایک گاڑ دی لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے یہ کیوں کیا، تو فرمایا کہ شاید جب تک یہ نہ سوکھیں تب تک ان کا عذاب ہلکا ہو۔ (مشکوۃ المصابیح، جلد 01، صفحہ 110، مطبوعہ بیروت)

اس حدیث پاک کے تحت مراۃ المناجیح میں ہے: ”حلال جانوروں کا پیشاب نجس ہے جس سے بچنا واجب۔ دیکھو اونٹ کا چرواہا اونٹ کے پیشاب کی چھینٹوں سے پرہیز نہ کرنے کی وجہ سے عذاب میں گرفتار ہوا۔“ (مرأۃ المناجیح، جلد 01، صفحہ 260، نعیمی کتب خانہ)

حرام چیز سے شفا کے متعلق جامع صغیر کی حدیث پاک ہے: ”ان اللہ تعالی لم یجعل شفاء کم فیما حرم علیکم“ ترجمہ: بے شک اللہ پاک نے ان چیزوں میں تمہاری شفاء نہیں رکھی جو اس نے تم پر حرام کی ہیں۔ (فیض القدیر شرح جامع صغیر، جلد 06، صفحہ 252، مطبوعہ مصر)

ہدایہ میں ہے ”وتأويل ما روي أنه عليه الصلاة والسلام عرف شفاءهم فيه وحيا ثم عند أبي حنيفة رحمه الله تعالى لا يحل شربه للتداوي ولا لغيره لأنه لا يتيقن بالشفاء فيه فلا يعرض عن الحرمة“ ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے جو مروی ہے کہ (آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے عرینہ والوں کو بطور علاج اونٹوں کے پیشاب پینے کا حکم فرمایا تو) اس کی تاویل یہ ہے کہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے وحی کے ذریعے جان لیا تھا کہ ان کی شفاء اس میں ہے۔ پھر امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک اونٹ کا پیشاب پینا علاج کے طور پر یا اس کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے، حلال نہیں کیونکہ اس کے ذریعے شفاء کا حصول یقینی نہیں تو حرمت سے چشم پوشی نہیں کی جائے گی۔ (ہدایہ، کتاب الطہارات، ج 1، ص 24، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

کمال الدرایۃ وجمع الروایۃ والدرایۃ، شرح ملتقی الابحر میں ہے ”قلنا: إنه صلى الله تعالى عليه وآله وسلم عرف شفاءهم فيه وحياً، ولم يوجد في زماننا، أو أنه منسوخ بحديث «استنزهوا من البول؛ فإن عامة عذاب القبر منه صححه ابن خزيمة“ ترجمہ: (حدیث عرینہ) کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے وحی سے جان لیا تھا کہ ان کی شفاء اسی میں ہے اور یہ ہمارے زمانے میں موجود نہیں، یا حدیث عرینہ، اس حدیث سے منسوخ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پیشاب سے بچو کہ عام طور پر عذاب قبر اسی سے نہ بچنے کی بناء پر ہوتا ہے۔ ابن خزیمہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔ (کمال الدرایۃ وجمع الروایۃ والدرایۃ، کتاب الطھارۃ، ج 1، ص 125، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم